50508 ـ ايك شخص بے نماز ہے اور اپنی گرل فرینڈ (معشوقہ) كے ساتھ رہتا ہوا توبہ كر كے اس سے شادى كرنا چاہتا ہے ؟

سوال

ايك فرانسيسى شخص مسلمان تو ہے ليكن وہ نہ تو نماز ادا كرتا ہے اور نہ ہى روزہ ركھتا ہے، اور اپنى عيسائى گرل فرينڈ كے ساتھ رہائش پذير ہے، اب توبہ كرنا اور روزے ركھنا چاہتے ہے، ليكن وہ اپنے ساتھ اس عورت كى موجودگى كو عذر بناتا ہے، چنانچہ كيا اس كے ليے اس عورت كے ساتھ شادى كرنى جائز ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ كل سے رمضان المبارك كا مہينہ شروع ہو رہا ہے اور يہ پہلا روزہ ہو گا، اگر اس كے ليے ايسا كرنا جائز ہے تو اس سلسلہ ميں شريعت كے مطابق كيا كاروائى كرنا ہو گى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس شخص اور اس كے علاقى دوسروں كو بھى يہ بات معلوم ہونى چاہيے كہ نماز ترك كرنا كفر ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج كر ديتا ہے، اور پھر دين اسلام اس پر راضى نہيں كہ كوئى بھى مسلمان شخص نماز روزہ ترك كرے، اور اپنى گرل فرينڈ كے ساتھ رہائش پذير ہو.

چنانچہ آپ پر واجب اور ضرورى ہے كہ اس شخص كو نصيحت كرتے ہوئے اس كے سامنے اسلام كى حقيقت واضح كريں كہ شرعى احكام كے سامنے سرتسليم خم كرنے كا نام ہى اسلام ہے، اور پھر مسلمان شخص كو دوسرے لوگوں كے ليے نمونہ اور ماڈل بننا چاہيے، اور خاص اس كفار ممالك ميں تو اور بھى زيادہ، يہ شخص صرف اپنى نمائندگى نہيں كر رہا بلكہ وہ تو اس دين اسلام كا نمائندہ ہے جسے اس نے قبول كيا، اور اس پر چلنے كا التزام كرتا ہے، اس ليے اسے ان معاصى كو لازما ترك كرنا ہو گا، اور شرعى احكام كى پابندى كرنا ہو گى، خاص كر نماز جو كہ دين اسلام اور كفر كے مابين حد فاصل ہے.

دوم:

ہميں اس سے بہت خوشى محسوس ہوئى ہے كہ وہ شخص توبہ كرنا چاہتا ہے، ليكن اس كى توبہ كرنے ميں كيا چيز

حائل ہے ؟

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی تو اپنے مومن بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہیں، اور جب بندہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اس لیے اسے جلد از جلد توبہ کر لینی چاہیے اور اسے لیت و لعل سے کام نہیں لینا چاہیے، یا پھر وہ اس سلسلے میں توبہ کو معلق نہ رکھے مبادا اسے موت آ لے اور اس نے توبہ بھی نہ کی ہو، تو اس طرح وہ گناہوں اور معاصی کی حالت میں ہی اپنے رب سے جا ملے، اور ہو سکتا ہے اگر وہ اسی حالت پر رہے تو اسے موت کفر کی حالت میں آئے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

آپ اسے یہ بتائیں اور اس کے لیے اس کی وضاحت کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالی توبہ کرنے والی کی برائیاں بھی نیکیوں میں بدل ڈالتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، یہی لوگ ہیں اللہ تعالی ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنا والا ہے الفرقان (70).

اس لیے اسے ہر وہ چیز ترک کرنے میں جلدی کرنی چاہیے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا باعث بنے، چاہے وہ نماز ترک کرنا ہو، یا پھر اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ رہنا.

مزید تفصیل کے آپ درج ذیل سوال کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ بہت اہم ہیں: (624)

سوم:

اگر یہ شخص اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کر لے تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اس گرل فرینڈ سے شادی نہیں کر سکتا، اس لیے نہیں کہ وہ عیسائی لڑکی ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ زانیہ ہے ـ جیسا کہ اس کی کلام اور وصف کے مطابق ـ ، اور پھر اہل کتاب ـ یہودی یا نصرانی ـ لڑکی سے شادی کی شروط میں یہ شامل ہے کہ وہ لڑکی عفت و عصمت کی مالك ہو، یعنی پاکدامن ہو اور زانیہ نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی بوائے فرینڈ ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

آج تمہارے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کر دی گئی ہیں، اور تم لوگوں سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا بھی حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومن عورتوں میں سے پاکدامن اور جنہیں کتاب دی گئی ہے ان میں سے پاکدامن اور عصفت و عصمت کی مالك عورتیں حلال ہیں جب کہ تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو، یہ نہیں کہ اعلانیہ یا پوشیدہ بدکاری کرو اور ان سے دوستیاں لگاؤ المآئدۃ (5).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے یہاں اہل كتاب كی عورت سے نكاح میں شرط یہ ركھی ہے كہ وہ پاكدامن اور عفت و عصمت كی مالك ہو، اور كسی بھی مسلمان شخص كے لیے ایسی كتابی عورت سے شادی كرنی جائز نہیں، بلكہ اگر كوئی عورت مسلمان ہو اور زنا بھی كرنے والی ہو تو كسی پاكدامن مسلمان كے لیے ایسی عورت سے شادی كرنی جائز نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

زانی مرد زانیہ یا مشرك عورت كے علاوہ كسی اور سے شادی نہیں كرتا اور زانی عورت كسی زانی یا مشرك مرد كے علاوہ كسی اور سے شادی نہیں كرتی، اور مومنوں پر یہ حرام كر دیا گیا ہے النور (3).

اس مسئلہ كی مزید تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (11195) اور (2527) كے جوابات كا مطالعہ كریں.

چنانچہ اگر وہ اس لڑكی سے شادی كرنا چاہے تو یہ توبہ اور اسلام قبول كرنے اور نماز كی پابندی كرنے اور ان دونوں كا زنا كاری سے توبہ كرنے كے بعد ممكن ہے.

یہ تو اس حالت میں ہے اگر وہ شادی كرنا چاہے.

اور ہمارے ذمہ اسے نصیحت كرنا لازمی ہے كہ ہم خیر و بھلائی كی طرف اس كی راہنمائی كریں، اور اس كے دین اور دنیا میں اس كی اصلاح كریں، اور وہ یہ كہ وہ اللہ تعالی كے ہاں سچے اور پكے دل سے توبہ كرے، اور بغیر كسی تردد اور دیر لگائے اس لڑكی كو چھوڑ دے، اور اس كے علاوہ عفت و عصمت كی مالك كسی مسلمان لڑكی كو تلاش كر كے اس سے شادی كرے.

كیونكہ اگر وہ شخص اللہ كی جانب توبہ كرتا ہے تو وہ اس كا زیادہ محتاج ہے كہ اس كے ساتھ كوئی ایسی عورت ہو جو عفت و عصمت كی مالك ہو اور اس كے دین كو سمجھے اور اسے اللہ تعالی كی اطاعت و فرمانبرداری كرنے پر ابھارے.

لیكن یہ كتابی لڑكی اگر زنی سے توبہ بھی كر لیتی ہے تو یہ لڑكی اس كے لیے اللہ تعالی كی اطاعت و فرمانبرداری میں ممد و معاونت ثابت نہیں ہو گی، اور نہ ہی اس كے گھر اور مال و عزت كی امین ہو گی، اور نہ ہی اس كی اولاد كی تربیت كے قابل ہے، چنانچہ اس نصیحت میں ہماری نیت تو اس كے لیے خیر و بھلائی ہی ہے، اسے جوش میں آنے سے دور رہنا اور اجتناب كرنا چاہیے تا كہ اسے معلوم ہو كہ یہی صحیح اور درست ہے.

اور اگر وہ اپنے ارد گرد نظر دوڑائے تو اسے بہت سے ایسے مسلمان اشخاص نظر آئیں كے جنہوں نے غیر مسلم عورتوں سے شادیاں كیں تو ان كی حالت اور بری ہو گئی اور وہ اپنے كیے پر نادم نظر آئینگے، اور وہ یہ تمنا كرتے

نظر آئینگے کہ کاش وہ غیر مسلم لڑکی سے شادی نہ کرتے.

برائے مہربانی آپ سوال نمبر (20227) اور (45645) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں، کیونکہ یہ بہت اہمیت کے حامل ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .